لوگوں کے فعل کی تصویب فرمائی اور فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس آگ میں کود جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے۔ لیکن اب ادھر چند سالوں سے مسلمانوں میں سیاسی شخصیت پرستی اس درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ وہ اپنے قائدوں کے احکام اور فیصلوں کی کسی قسم کی تنقید کے لیے تیار نہیں اور ہر غلط اور صحیح حکم کی تعمیل اور اس کی توجیہ و تاویل اپنا اسلامی فریضہ سمجھنے لگے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قائد کے احکام کی تعمیل بھی ضروری ہے اور مسلمانوں میں رائے اور اختلاف کی آزادی بعض دور میں بے اعتدالی اور فوضویت (انارکی) یا خارجیت کی حد تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن جب قائد مسائل اسلامیہ میں اعلیٰ بصیرت اور رسوخ نہ رکھتا ہو اور سیاستِ اسلامی میں تقویٰ و تدبُّر کے ساتھ تفقہ و اجتہاد کی قابلیت اس کو حاصل نہ ہو اس وقت اپنے کو کالمیتِ فِی یَدِ الغسّال (مردہ بدستِ زندہ) کے طور پر اس کے حوالہ کر دینا صحیح نہیں ہے اور بڑے عظیم دینی و سیاسی خطرات کا باعث ہے۔

یہ چند کمزور پہلو ہیں جو ہم کو اس وقت کم سے کم ہندوستان کے مسلمانوں کی قومی سیرت میں نمایاں نظر آتے ہیں اور جو سیاسی جماعتوں اور مسلکوں کی حمایت یا مخالفت کے جذبہ سے بالکل علیحدہ ہو کر پیش کیے گئے ہیں۔ اس کا محرک اسلامی احساس اور دردِ دل کے سوا کچھ نہیں۔ اسلامی جرائد و رسائل سے گذارش ہے کہ وہ اس مضمون کو بجنسہٖ یا اختصار کے ساتھ شائع کر کے ایک بڑی اسلامی خدمت انجام دیں یا ان مقاصد اور معروضات کو (خواہ کچھ تنقید و اختلاف کے ساتھ) اپنے طور پر اپنے الفاظ و مضامین میں پیش کریں۔

اطلاع

صوبہ پنجاب کیلئے ہم نے اپنی مطبوعات کی سول ایجنسی شیخ مبارک علی صاحب تاجر کتب لاہور کو دیدی ہے۔ ان کے سوا اگر کوئی صاحب تاجر ان کتب کو ۲۰ فیصدی یا اس سے زائد کمیشن دیں۔ ان کی حیثیت مال مسروقہ فروخت کرنے والے کی ہو گی۔

منیجر ترجمان القرآن